اخبار نور افشاں لودیانہ

Registered Number L 89.

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۴۲) مطبوعہ ۲۱- اکتوبر ۱۸۹۸ء بروز جمعہ جلد (۲۶)

ایڈیٹوریل نوٹس

ولایتی مشنری اور دیسی کلیسیا

گذشتہ چند ہفتوں میں جو مباحثہ متعلق مشنری اور دیسی کلیسیا کے جاری رہا اُسکو دیکھکر بعض لوگوں نے خیال کیا ہوگا کہ اس قسم کا مباحثہ باہمی جدائی کا سبب ہوگا۔ لیکن ہم نہ تو اسکو جھگڑا ہی سمجھتے ہیں اور نہ جدائی کا باعث۔ بلکہ ہمارے نزدیک یہہ نزدیک رشتہ کا ثبوت ہے۔ قاعدہ کی بات ہے کہ ایک خاندان کے بھائی موقعہ پر نہایت صفائی کے ساتھ ایکدوسرے کا نقص نکالتے ہیں اور یہہ بات اسی حالت میں ہو سکتی ہے کہ باہم اعلیٰ درجہ کی محبت موجود ہو۔ اگر باہم محبت نہو یا رشتہ نہایت بعید ہو یا بالکل تعلق نہ ہو تو ایسا ہرگز نہ کریں۔ پس اس لحاظ سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ موجودہ حالت میں دیسیوں اور پردیسیوں کے مابین نہایت نزدیک اور نہایت گہرا رشتہ ہے اور اسی سبب سے ایک دوسرے کے نقص (اور دنیا میں کون نقص سے خالی ہے) نظر آتے ہیں۔ نیز یہہ بھی ایک قاعدہ کی بات ہے کہ ضرورت کے وقت تمام بھائی باہم ملکر دشمن کا مقابلہ کرتے ہیں۔ پس ہمارے خیال میں اب وہ وقت آن پہنچا ہے اور تیاری ہو رہی ہے کہ دیسی اور پردیسی ملکر مخالفوں اور رسناقصوں کا مقابلہ بہ نسبت پہلے کے زیادہ زور اور طاقت سے کریں۔ کوئی غیر مسیحی یہہ خیال نہ کر بیٹھے کہ دیسیوں اور پردیسیوں میں پھوٹ پڑے۔ اور نہ کوئی مسیحی اُس وقت گھبرائے جب کہ بھائی کا نقص اور کمزوریاں ایک دوسرے پر ظاہر کیجاویں۔

مرزا قادیانی

واہ صاحب؟ کیا کہنے ہیں؟ سبحان اللہ

این کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

امن عامہ کے قایم رکھنے اور عام صلح کاری کے پھیلانے کے لئے آپ کی طرف سے کسی میموریل کا پیش ہونا نہایت ضروری تھا کیونکہ اہل اسلام آپ کو فتنہ انگیز کہا کرتے تھے اور اب اشتہار بازوں میموریل بازکے الفاظ اور بھی زیادہ کردئے۔ دس برس تک مباحثات کے بند کرانے کی تجویز بھی خوب سوجھی تاکہ لوگ صلح پسند کہنا شروع کردیں غرض کہ اُمہات المومنین کے نکلنے نے آپ کو کیا کیا نہ سمجھا دیا۔ مگر یاد رہے سہ سرچشمہ شاید گرفتن بہ میل چو پُر شد نشاید گذشتن بہ پیل

تعلیمی نصاب کی سختی کی شکایت

کلکتہ یونیورسٹی کی مجلس سینٹ نے ایک کمیٹی قایم کی ہے جو اس بات پر غور کریگی کہ امتحان۔ بی۔ اے۔ میں کیا وجہہ ہے کہ تین سال سے پاس اتنے تھوڑے ہوتے ہیں۔ اس میں قصور کورس کا خیال کیا جاتا ہے کہ دنیا بھر کی کتابیں تعلیمی نصاب میں داخل کی گئی ہیں حالانکہ امتحان کے بعد اُنکی تعلیم سے کچھ بھی فایدہ متصور نہیں ہے یہی شکایت الہ آباد یونیورسٹی سے متعلق بھی نہایت نمایاں اور قابل اصلاح پائی جاتی ہے۔ اور ممالک شمال مغرب کے کئی ایک پروفیسروں نے نصاب کی مخالفت میں قطعی رائیں ظاہر کی ہیں پنجاب میں بھی پبلک اور بیلیں قریب قریب ایسی ہی ہیں پنجاب یونیورسٹی نے کچھ نوٹس لینے کا ارادہ کیا تھا مگر ابھی تک کچھ نتیجہ نہیں نکلا۔

نُورافشاں

پادری اے۔ ایچ۔ یونگ صاحب۔ ایم۔ اے۔ ایڈیٹر
پادری ایچ۔ گولکنتھ صاحب۔ پادری غلام مسیح صاحب } ایسوشیئیٹ
پادری طالب الدین صاحب بی۔ اے۔ پادری۔ ای سی اوبل صاحب } ایڈیٹرز

مُبارک اُمیّد

باب نہم

مسیح کا ظہورِ جلیل

خداوند کی آمد اور اُس کے ظہورِ جلیل میں فرق یہہ ہے کہ اُس کی آمد اپنے مقدسوں کو لے جانے کے واسطے ہے اور اُس کا ظہور اپنے مقدسوں کے ساتھ ہوگا۔ اُسکی بادشاہت کا تعلق اُسکے ظہور کے ساتھ ہے کہ اُس وقت وہ اختیار اور حکومت کو حاصل کریگا اور "سمندر سے سمندر تک اور دریا سے انتہائے زمین تک حکمرانی کریگا" (۷۲ زبور ۸ آیت) یہہ حادثہ بالکل اچانک وقوع میں آویگا۔ دنیا بہ سبب اُس تاثیر کرنے والی دعا کے جو اُسپر نازل کی جاویگی گہری نیند میں غافل اور تمام تنبیہہ اور نصیحت سے بے فکر پڑی رہیگی اور شیطان کے جھوٹ اور فریب کو قبول کریگی اور اُس کے نایب یعنے مخالف مسیح کی باتوں پر بھروسہ کریگی۔ لوگ خدا کو فراموش کرنے میں خوشی حاصل کریں گے۔ اور اِس لئے ایسی حالت ہوگی "جیسا نوح کے دنوں میں ہوا ویسا ہی ابنِ آدم کا آنا بھی ہوگا کیونکہ جس طرح اُن دنوں میں طوفان کے آگے لوگ کھاتے پیتے بیاہ کرتے اور بیاہے جاتے تھے اُس دن تک کہ نوح کشتی پر چڑھا اور نہ جانتے تھے جب تک کہ طوفان آیا اور اُن سب کو لے گیا اِس ہی طرح ابنِ آدم کا آنا بھی ہوگا" (متی ۲۴: ۳۷، ۳۸، ۳۹ آیات)۔ بیشک اُس کا ظہور بے فکر اور حیرت زدہ دنیا پر ایسا اچانک اور ہیبت کے ساتھ آپڑیگا "جیسا بجلی جو آسمان کی ایک طرف سے کوندھکے دوسری طرف چمکتی ہے ویسا ہی ابن آدم بھی اپنے دن میں ہوگا" (لوقا ۱۷: ۲۴)

اِس عجیب حادثہ کو بخوبی سمجھنے کے واسطے مناسب ہے کہ اُس وقت کے عام معاملات اور حالات کو دریافت کریں اُس "بڑی مصیبت" کے ختم کے قریب جس کا ذکر ہم نے پچھلے باب میں کیا ہے مختلف اور مخالف بادشاہتیں اتفاق کرکے یہودیوں پر حملہ کرینگی۔ اِس کا ذکر ایک زبور میں یوں آیا ہے "وے چترائی سے تیرے لوگوں پر منصوبہ باندھتے ہیں اور تیرے چھپائے ہوؤں کی فکر کرتے ہیں وے کہتے ہیں کہ آؤ اُن کو اُکھاڑ ڈالیں کہ قوم نہ رہیں اور اسرائیل کا نام پھر یاد میں نہ آوے" (زبور ۸۳۔ ۳ و ۴۔ آیات)۔ اِس جنگ میں خاص کرکے آسریا یعنے شمال کا بادشاہ جس کا ذکر اکثر یسعیاہ نبی کی کتاب میں آتا ہے (یسعیاہ ۱۰: ۴ و ۲۴؛ ۱۴: ۲۵ دیکھو)۔ یا چھوٹا سینگ جس کا ذکر دانیال کے ۸ باب میں ہے اور پہلا "جانور" یعنے بحال شدہ رومی بادشاہت کا سردارِ اعظم اور جھوٹا نبی یعنے مخالف مسیح زور و شور سے مصروف ہونگے (مکاشفات ۱۳، ۱۹۔ ابواب دیکھو) ذکریاہ نبی بھی اِس حادثہ کی طرف اشارہ کرتا ہے جب وہ خداوند کے نام پر یوں پکارتا ہے "دیکھو میں ایسا کرونگا کہ یروشلیم آس پاس کی ساری قوموں کے لئے تھرتھراہٹ کا پیالہ ہوگی اور یہوداہ کے لئے بھی ایسا ہوگا جو وقت کہ یروشلیم گھیرا جاوے اور میں اُس دن یروشلیم کو ساری قوموں کے لئے ایک بھاری پتھر کرونگا اور سب جو اُسے اُٹھائیں گے ٹکڑے ٹکڑے کئے جائیں گے اگرچہ زمین کی ساری قومیں اُس کے مقابل جمع ہونگی" (ذکریاہ ۱۲: ۲ و ۳ آیات) شیطان اپنے دستور اور معمول کے موافق اِن قوموں کے دلوں میں ترغیب دیگا کہ قوم اسرائیل سے دشمنی اور مخالفت کریں مگر خدا اِن قوموں کو اُس برگشتہ قوم کی تنبیہہ اور سرزنش کے لئے کام میں لاویگا اور اِس سبب سے ذکریاہ نبی پھر کہتا ہے "دیکھو خداوند کا دن آتا ہے اور تیری لُوٹ کا مال تیرے درمیان تقسیم کیا جاویگا اور میں ساری قوموں کو فراہم کرونگا کہ یروشلیم پر چڑھائی اور لڑائی کریں" (۱۴: ۱ و ۲ آیات) مکاشفات کے منظر میں ہم کسی ایک اور جنگ کو ملاحظہ کرتے ہیں اگرچہ وہاں مذکور ہے کہ اُن کی مخالفت اور جنگ برّے اور اُس کے مقدسوں کے برخلاف ہے اِس لئے ہم قیاس کر سکتے ہیں کہ مسیح کے ظہور کے سبب سے اُس وقت اور اُس کے بعد اُن کی تجاویز اور سازشوں کی تکمیل ہوگی۔ یوحنا رسول فرماتا ہے "پھر میں نے دیکھا کہ وہ حیوان اور زمین کے بادشاہ اور اُن کی فوجیں اکٹھی ہوئیں تاکہ اُس سے جو گھوڑے پر سوار تھا اور اُس کے لشکر سے لڑیں" (مکاشفات ۱۹: ۱۹)۔

مذکورہ بالا بیانات اور اُن مقامات سے جو ذکریاہ نبی کی کتاب میں کثرت سے موجود ہیں حوادث کی ترتیب بھی معلوم ہو جاتی ہے مثلاً ساری قومیں یروشلیم سے جنگ کرنے کے لئے جمع ہوتی ہیں" اور شہر لیا جاویگا اور گھر کے گھر لوٹے جائیں گے اور عورتیں جبر سے بےحرمت کی جائیں گی اور نصف شہر اسیر ہو جاویگا اور وے جو باقی رہ جائیں گے شہر میں چھوڑے جائینگے" (ذکریاہ ۱۴: ۲)

لیکن ایسی حالت میں جب وے اُس مصیبت زدہ قوم اسرائیل پر اپنے غضب کو انڈھیلتے ہونگے اور جب شیطان کے نفرت انگیز ارادے انجام کو پہنچتے نظر آوینگے تب خداوند خروج کریگا اور اُن قوموں کے ساتھ جس طرح سابق میں جنگ کے دن لڑا تھا لڑائی کریگا" (ذکریاہ ۱۴: ۳)۔ مگر شیطان کے اوزاروں ہی اچانک اپنے شکار سے محروم نہیں رہیں گے اور اونکی شرارت کے طریق کے آخیر اور تکمیل کام کی طرف مرغوب ہو کر وہ "جانور" اور جھوٹا نبی جو مدت سے سعی و کوشش میں تھے کہ خدا اور اُس کے مسیح کے نام کو زمین پر سے خارج کردیں اور اُن کی یاد کو لوگوں کے دلوں سے دور کریں پیشرو ہو کر اُس کے برخلاف جو گھوڑے پر سوار ہے اور اُس کی فوج کے مقابلہ میں جنگ کو نکلیں گے اور اس طور پر اپنی ہلاکت کی طرف دوڑیں گے" "اور وہ حیوان جو پکڑا گیا اور اُس کے ساتھ وہ جھوٹا نبی جس نے اُس کے حضور سے کرامتیں دکھائی تھیں جن سے اُس نے اُن کو جنہوں نے اُس حیوان کا نشان اپنے پر قبول کیا تھا اور اُن کو جو اُس کی مورت کو پوجتے تھے گمراہ کیا تھا۔ یہہ دونوں اُس آگ کی جھیل میں جو گندھک سے جلتی ہے جیتے ڈالے گئے اور جو باقی تھے سو اُس گھوڑے کے سوار کی تلوار سے جو اُس کے منہہ سے نکلتی تھی قتل ہوئے اور سارے پرندے اُن کے گوشت سے سیر ہو گئے" (مکاشفات ۱۹: ۲۰ و ۲۱۔ آیات) یسعیاہ نبی اس کا یوں ذکر کرتا ہے "اور وہ اپنے منہہ کی لاٹھی سے زمین کو ماریگا اور اپنے لبوں کے دم سے اُن شریروں کو فنا کر ڈالیگا" (یسعیاہ ۱۱: ۴) مقدس پولوس یوں بیان کرتا ہے "تب وہ بدکار ظاہر ہوگا جسے خداوند اپنے منہہ کے دم سے ہلاک اور اپنے آنے کی تجلی سے نیست کردیگا" (۲۔ تسلنیقیوں ۲: ۸) اِس طور سے خدا فتح اور بزرگی پاویگا اور اُس کے دشمن پراگندہ ہونگے۔

اب ایک اور مقام پر غور کرنے سے دوسرے حالات سے آگاہی حاصل ہوتی ہے جو خداوند کے ظہور جلیل سے علاقہ رکھتے ہیں اُس مصیبت کا ذکر کرنے کے بعد ہمارا خداوند یوں فرماتا ہے "اُن دنوں کی مصیبت کے بعد فی الفور سورج اندھیرا ہو جائیگا اور چاند اپنی روشنی نہ دیگا اور ستارے آسمان سے گر جائیں گے اور آسمان کی قوتیں ہل جائینگی تب ابنِ آدم کا نشان آسمان پر ظاہر ہوگا اور اُس وقت زمین کے سارے گھرانے چھاتی پیٹیں گے اور ابنِ آدم کو بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ آسمان کی بدلیوں پر آتے دیکھیں گے" وغیرہ (متی ۲۴: ۲۹۔۳۰ آیات)

یوئیل نبی اس طرح پر بیان کرتا ہے "اور میں آسمانوں اور زمین پر عجائب قدرتیں ظاہر کرونگا یعنے لہو اور آگ اور دھوئیں کے ستون۔ سورج اندھیرا اور چاند لہو ہو جائیگا پیشتر اُس کے کہ خداوند کا بڑا اور خوفناک دن آپہنچے" (یوئیل ۲: ۳۰ و ۳۱۔ آیات) اِس طرح اُوپر آسمان پر اور نیچے زمین پر نشانات وقوع میں آوینگے کہ خداوند کے ظہور جلیل کو ظاہر کریں جو اپنے ہزارہا مقدسوں کے ساتھ آویگا "جب ہر ایک آنکھ اُس کو دیکھیگی اور وے بھی جنہوں نے اُس کو چھیدا اور زمین کے سب گھرانے اُس کے لئے چھاتی پیٹیں گے" (مکاشفات ۱: ۷)۔ لہذا یہہ ایک ہیبت ناک اور مؤثر اور سنجیدہ اور جاہ و جلال سے پُر منظر ہوگا" کیونکہ اُس وقت بزرگ خدا اور ہمارا خداوند اور بچانے والا یسوع مسیح اپنے ظہور جلیل میں آویگا" (طیطس ۲: ۱۳) اور خدا اپنے جلال میں مسیح کو جو ایک دفعہ مردود ٹھہرایا گیا اور صلیب پر ذلیل موت مرا تھا مگر اِس وقت ابنِ آدم ہو کر دنیا کی بادشاہت کو اختیار کرنے کو آتا ہے سب کے روبرو ظاہر کریگا۔ اور انہیں بھی جو مسیح میں سوتے ہیں خدا اُس کے ساتھ لاویگا (۱۔ تسلنیقیوں ۴: ۱۴) اور یہہ لوگ جلال میں اُس کے ساتھ شریک ہونگے کیونکہ وے اُس کی پست حالی میں اُس کے شریک تھے اور اب وہ آتا ہے کہ "اپنے مقدسوں سے جلال پاوے اور اپنے سب ایمانداروں میں تعجب کا باعث ہو" (۲۔ تسلنیقیوں ۱: ۱۰)

مراسلات

بقیہ

شوہر کے فرائض

اگر برف پگھلانی منظور ہو تو گرمی کی ضرورت ہے اسی طرح اگر بیویوں کو اپنی راہ پر چلانا منظور ہو تو اُن سے محبت اور ہمدردی کرنی چاہئے۔ اگر اُن کو اپنی راہ پر لانا چاہتے ہو تو کچھ عرصہ تم کو اُن کی راہ پر چلنا پڑیگا تم کچھ دن اپنے کتب خانوں کو چھوڑ کر اُن کے سینے اور پرونے کی جگہہ میں جا کر بیٹھو۔ اُن کے دھاگے وغیرہ کے سلجھانے میں اُن کی مدد کرو۔ اُن کے موزے بیلوں کی تعریف کرو۔ تب تم دیکھو گے کہ چند روز میں برف پگھل جائیگی۔ دل کا دروازہ کھل جائیگا۔ اور تمہاری بیویاں تمہارے کتب خانوں میں آکر بیٹھنے لگیں گی۔ تب وے تمہارے خیالات کی ساتھی اور زندگی کے کام میں تمہاری مددگار ہونگی۔

میرا یہہ مطلب نہیں ہے کہ جب تمہاری بیویاں تمہارے

کتب خانوں میں آویگی تو تمہارے فلسوفی۔ سائنس اور علم زبانی کے مشکل سوالات کے حل کرنے میں تم کو مدد دیگی۔ لیکن زندگی میں ایسے بڑے بڑے سوالات بھی ہیں جو ہمیں اُقلیدس کی سینتالیسویں شکل کیطرح صرف لکیریں ہی لکیریں نظر آتی ہیں۔ اُن سوالات کے حل کرنے میں بیشک بیویوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ کیونکہ بعض وقت ایسا ہوتا ہے کہ ہم اپنے دماغ کو صرف کرکے بعض سوالوں کو آخر کار مشکل ہی معلوم کرتے ہیں۔ لیکن ہماری بیویاں اپنے دل کو استعمال کرکے اُن کو فوراً حل کر دیتی ہیں۔ اور اُس وقت ہمارے دماغ اُن کے دلوں سے ہار جانے کو تسلیم کر لیتے ہیں۔ پس اپنی بیویوں کو اپنے خیالات اور اپنے کاموں میں اپنے ساتھی کرنے کے لئے ہمیشہ کوشش کرنی چاہئے۔

بیوی کو ہم ایمان کہا جاتا ہے۔ بعض بعض جگہہ میں خاوند تو ایماندار ہوتے ہیں لیکن بیویاں نہ کبھی بائبل پڑھتی ہیں اور نہ کبھی دعا مانگتی ہیں۔ خاوند تو تمام دن اپنے دینداری کے کاموں میں مشغول رہتا ہے اور بیوی کو دنیوی کاموں ہی سے فرصت نہیں ہوتی بعض وقت خاوند کے پاس کتنی ہی خود انکاری کی اور آسمانی باتیں سُنی جاتی ہیں۔ لیکن بیوی کے پاس صرف دنیوی عیش و عشرت اور خود غرضی دیکھی جاتی ہیں بعض جگہہ ایسا ہوتا ہے کہ خاوند تو بہشت کی طرف چل رہا ہے اور بیوی لوط کی جورو کی طرح بربادی کے شہر کی طرف منہہ موڑ موڑ کر دیکھ رہی ہے۔ ایسی حالت میں خاوند اور بیوی کے درمیان کبھی خوشی نہیں ہوتی۔

عورتوں کی طبیعت قدرتاً ملایم ہوتی ہے۔ ہر ملک میں عورتیں زیادہ تر دینداری کے کام میں مصروف ہوتی ہیں۔ اگر ہمارے گھر میں اُس کے برخلاف نظر آوے تو یہہ ہماری قصور سمجھا جائے۔ ہم اپنی بیویوں کے ساتھ اکثر بہت سے دنیوی صلاح مشورہ کرتے ہیں لیکن روحانی معاملوں میں سے گفتگو نہیں کرتے۔ ہم اپنی روحانی مشکلات نہ تو اُن کو جتلاتے ہیں اور نہ اُن کی روحانی مشکلات دل سے پوچھتے ہیں۔ اِس لاپروائی کے سبب ہمارا گھر روحانی گھر نہیں بنتا ہے۔

خانگی عبادت کے علاوہ بھی بعض وقت خدا کے کلام اور روحانی زندگی کے بارہ میں باہم گفتگو کرنی چاہئے ایک کا دینی تجربہ دوسرے پر ظاہر ہونا چاہئے۔ بیوی کی کمزوری میں خاوند اُس کو پکڑ کر اُٹھاوے۔ اُس کے تاریک دن میں اُس کے سامنے خدا کے وعدوں کی چمکیلی روشنی رکھے اور اُس کی افسردگی میں مسیح مصلوب کی طرف اُس کی توجہ کو کھینچے۔ خاوند اپنی کمزوری اور امتحان میں بھی اپنی بیوی کی مدد لیوے۔

دعا کے برابر طاقت والی شے اور کچھ نہیں ہے۔ اگر تم اپنی بیوی کو مسیح اور آسمان کی راہ پر لانا چاہتے ہو تو رو رو کے خداوند سے دعا مانگو یہہ دعا ضرور سُنی جائیگی بعض وقت دیکھا گیا ہے کہ بیوی گویا بالکل مُردہ ہے اس میں ذرہ بھی جان نہیں ہے وہ گویا برف کے اُوپر پڑی سو رہی ہے۔ خاوند اُس کو آواز دے رہا ہے اور کہہ رہا ہے۔ کہ ذرا اُٹھو اور اپنی آنکھ کھولکر دیکھو صبح کی سنہری روشنی ہمارے گھر کے دروازہ پر کھیل رہی ہے آؤ اب ہم اُٹھے ہو کر زندگی کے کام میں مشغول ہوں۔ لیکن بیوی کو ذرا بھی ہوش نہیں ہے اور اُس گہری نیند میں بالکل بےخبر پڑی سو رہی ہے۔ اس وقت تم ایک مرتبہ اُس کے سر کے پاس گھٹنے ٹیککر بیٹھو اور دل سے دعا مانگو۔ تم دیکھوگے کہ اُس کی نیند اُڑ جائیگی اور اُس کا مردہ جسم جاگ اُٹھیگا۔ دعا ایک زندگی بخش طاقت ہے اگر اپنی بیوی کو اپنے ہم ایمان کیا چاہتے ہو تو اُس کے لئے دعا مانگنے میں خطا نہ کھانا۔

شوہر کا تیسرا فرض یہہ ہے کہ اپنی بیوی کو پیار کرے جیسا کہ وہ اُس کا نہاد ہندہ اور رہنما ہے ویسا ہی وہ اُس کا محب ہے۔ "اے مردو اپنی جورؤوں کو پیار کرو اور ایسے کڑوے نہ ہو"۔ یہہ آیت پیار کرنے کا حکم رکھتی ہے۔ پیار ایک آسمانی شے ہے اور ہم اس دنیا کے لوگ ہیں اس لئے ہم کو ایک آسمانی نمونہ دیا گیا ہے تاکہ ہم اپنے نمونہ کو چھوڑ کر اُس آسمانی نمونہ کی پیروی کریں۔ "اے مردو اپنی جورؤوں کو پیار کرو جیسا مسیح نے بھی کلیسیا کو پیار کیا۔ اور اپنے تئیں اُس کے بدلے دیا"۔ شوہر کا پیار مسیح کے پیار کی مانند ہونا چاہئے اس پیار کی انتہا اپنے آپ کو قربان کرنا ہے۔ جیسا کہ مسیح نے کلیسیا کی خاطر اپنے آپ کو قربان کیا جو اپنے آپ کو اپنی بیوی کے لئے قربان کر سکتا ہے وہی حقیقی محب خاوند ہے اس جان نثاری کا ایک مطلب بھی ہے۔ کلیسیا کی نسبت مسیح کا پیار جب ہم سمجھ جائیں گے تو وہ مطلب بھی سمجھ میں آ جائیگا۔

(۱) مسیح نے کلیسیا کو کس حالت میں پیار کیا ہے؟ جب کہ کلیسیا اُس کے پیار کے لایق نہ تھی۔ کلیسیا جب ایک نادان لڑکی کی طرح اُس کو بھول ہوئی تھی۔ کلیسیا جب گمراہ اور اُس کے نزدیک خطاوار تھی۔ مسیح نے کلیسیا کی اس گمراہی اور خطا کی حالت میں اُس کو پیار کیا ہے اس سے اُس کے پیار کی عظمت ظاہر ہوتی ہے۔

(۲) مسیح نے کلیسیا کو کیوں پیار کیا ہے؟ اُس کی یہہ مراد نہ تھی کہ اُس سے کوئی اپنی غرض پوری ہو۔ کیونکہ وہ کسی بات کا محتاج نہ تھا۔ وہ آسمانی تخت پر بیٹھکر باپ کے ساتھ حکومت کر رہا تھا۔ فرشتے اُسکے سامنے "قدوس قدوس۔ قدوس" آواز سے اُس کا جلال ظاہر کر رہے تھے تو اُس نے کیوں کلیسیا کو پیار کیا۔ اس لئے کہ وہ کلیسیا کو "صاف کرکے مقدس کرے اور اُسے اپنے پاس ایک ایسی جلال والی کلیسیا حاضر کر رکھے کہ جس میں

داغ یا چین یا کوئی ایسی چیز نہ ہو بلکہ جو مقدس اور بے عیب ہو" افسیوں کا ۵: ۲۷۔ سو مسیح کا یہہ پیار لاغرض اور صرف کلیسیا کے فائدہ کے لئے تھا۔

(۳) مسیح نے اِس پیار کو کس طرح ظاہر کیا ہی؟ اپنے آپ کو قربان کرنے سے۔ اُس نے اپنے آپ کو قربان کرکے کلیسیا کو بچایا ہی۔

شوہر کا پیار بھی اپنی جورو کی نسبت ایسا ہی ہونا چاہئے۔ بعض وقت کلیسیا کی طرح جورو شوہر کے پیار کے لایق نہیں رہتی ہی۔ جورو شوہر کی راہ پر چلنا نہیں چاہتی وہ نادان لڑکی کی طرح اپنے شوہر کی عزت نہیں جانتی ہی۔ خاوند کی باتیں وہ ہنسی میں اُڑا دیتی ہی یا خاوند سے وہ نفرت کرتی ہی۔ بڑی مشکل سے وہ خاوند کے گھر میں رہتی ہی اگر بدنامی کا خوف نہ ہو وہ پھر اپنے باپ کے گھر میں لوٹ جانے کو تیار ہی۔ ہم نہیں جانتے کہ تمہاری بیوی ایسی ہو لیکن اگر ہو تو تم کیا کروگے وہ تم کو پیار نہیں کرتی ہی وہ تم سے نفرت رکھتی ہی بیشک وہ تمہارے نزدیک قصوروار ہی لیکن وہ ایسی نادان ہی کہ اپنے قصور کو بھی نہیں سمجھتی ہی اب اِس حالت میں تم اُس کے ساتھ کیا سلوک کروگے کیا تم مار پیٹ کر اُس کو گھر سے نکالدوگے۔ نہیں۔ اگرچہ کلیسیا کے صدہا قصور تھے تب بھی مسیح نے اُس کو نہیں چھوڑا۔ اگرچہ کلیسیا اُس کو بھول گئی تھی۔ لیکن تو بھی وہ اُس کو پیار کرنے سے باز نہیں رہا۔ سو اگر تمہاری بیوی تم کو پیار نہیں کرتی ہی اور تمہاری فرمانبرداری نہیں کرتی ہی تو بھی تم کو مناسب ہی کہ تم اُسکو پیار کرو۔

ایسی حالت میں پیار کرسکنے والے خاوند بہت کم ہیں۔ لیکن مسیح جس کا نمونہ ہی اور مسیح کی صلیب جس کی رہنما ہی۔ وہ شخص مسیح کے نمونہ سے اپنے دل کو پیار سے باز نہیں رکھتا۔ وہ مسیح کی طرح آخر تک پیار کرتا رہتا ہی صرف ایک جگہہ پر اُس کے لئے ایک خاص شرح دیا گیا ہی جس بڑے گناہ سے خاوند اور بیوی کا رشتہ ٹوٹ جاتا ہی اگر وہ گناہ ہو تو وہ اپنے آپ کو اُس عورت سے علیحدہ کرسکتا ہی۔ لیکن اِس حالت میں بھی اُس کی روح کے لئے دعا مانگنی شاید نامناسب نہیں۔

ایسی نافرمان عورت کو پیار کرنے سے کیا غرض ہی شوہر کو اپنے پیار کے عوض میں پیار نہیں ملتا ہی اِس لئے اُس کا دل آگ کی بھٹی کی طرح ہی رہتا ہی۔ لیکن تو بھی کیوں پیار کرنا چاہئے؟ اِس کا یہہ جواب ہی کہ اُس کو بچانے کے لئے جیسا کہ مسیح نے کلیسیا کو بچانے کے لئے پیار کیا تھا وہ نافرمان ہی لیکن تو بھی تم اُس کو روٹی کپڑا دیتے ہو وہ تم سے نفرت رکھتی ہی تو بھی تم اُس سے نیک سلوک کرتے ہو۔ شائد تمہارے اِس نیک سلوک کرنے سے اُس کے دل میں رنج پیدا ہوگا اور وہ تمہارے راہ پر واپس آویگی۔

اگر تم اِس حالت میں اُس سے پیار نہ کرو اور اُس کے عیبوں کو برداشت نہ کروگے تو ضرور بالضرور تمہارے گھر میں جھگڑے ہونگے۔ اور اُس گھر کے جھگڑے سے وہ اور بھی زیادہ برباد ہوتی جائیگی اُس کا نتیجہ صرف زہر ہی زہر ہوگا۔

اگر تم لاپرواہ ہو اور اپنی بیوی کو اُس کے اپنے راہ پر چھوڑ دو اور تم اُس کی صحبت سے دور رہو تو بھی ہم کہیں گے کہ تم نے آخر تک اپنے فرض کو ادا نہیں کیا۔ اور تمہارے پیار میں کچھ نہ کچھ خودغرضی ہی۔ تمہارا پیار مسیح کی طرح لاغرض نہیں ہی۔ سو مسیح کی طرح اُس کے فائدہ کے لئے اخیر تک اُس کو پیار کرنا چاہئے۔ اُس کے لئے دعا کرو اُسکے لئے لہو بہاؤ۔

مسیح نے کلیسیا کے لئے جان دی ہم کو بھی اپنی بیویوں کے لئے جان تک دینی چاہئے جو خاوند فرمانبردار عورت کو پیار کرتا ہی کیا وہ ہمیشہ صلیب پر لٹکا ہوا نہیں رہتا؟ کیا اُس کا روزمرہ کا دردِ دل اُس کی روزمرہ کی موت نہیں ہی جو خاوند اِس طرح مرسکتا ہی اُس کے لئے موت کے بعد جی اُٹھنا بھی ہی۔ بعض اوقات خاوند کی اِس طرح کی برداشت اور خودنثاری کو دیکھکر بیوی کے دل میں توبہ کی آگ پیدا ہوئی ہی جس خاوند کے سایہ کو دیکھکر بھی وہ نفرت سے جل مرتی تھی اُسی خاوند سے اب وہ راضی رہتی ہی اور اُس خاوند کی تابع رہنا وہ زندگی کی ایک نعمت شمار کرتی ہی۔

موت یا خودنثاری صرف میری ہی بیویوں کے لئے اختیار کرنی نہیں پڑتی بلکہ نیک بیویوں کے لئے بھی ضرورت پڑتی ہی۔ بیوی کی خاطر ہم کو اپنی بہت سی خواہشیں قربان کرنی پڑتی ہیں۔ بیوی کی مرضی کو پورا کرنے کے لئے اپنی مرضی ترک کرنی پڑتی ہی۔ بیوی کے مزاج کی عزت کرکے چلنا پڑتا ہی۔ بیوی کی خاطر بہت کام بغیر مرضی کے بھی کرنے پڑتے ہیں۔ کیا یہہ چھوٹی چھوٹی موتیں نہیں ہیں جو اِس طرح سے محبت کے لئے مرنا جانتا ہی وہی صرف اپنی بیوی کے ساتھ خوشی سے زندگی بسر کرسکتا ہی۔ خدا اُسکو برکت دیتا ہی۔ باقی آئندہ

الراقم

پادری۔ بی۔ بی۔ رائے

یورپین مشنری اور دیسی کلیسیا

بادِ صبا نہ جائیو گلشن میں آج کل
تہمت لگیگی مفت میں گل ہیں جھڑے ہوئے

آج کل قلم ہاتھ میں لیتے ہوئے ایسا ہی ڈر معلوم ہوتا ہی جیسا سکھاں شاہی میں۔ جب کہ بڑے بڑوں کے سر قلم ہوتے تھے۔ اب بھی جہاں اخبار میں کسی نے چار حرف اصلاح کی خاطر لکھے۔ نامہ نگار کی تلاش



شروع ہوئی۔ گھر گھر اور دفتر بدفتر چہ میگوئیاں ہونے لگتی ہیں۔ جن دنوں مصلح نے اخبار مسیحی میں دُرافشانی شروع کی یاران سرپل نے کونہ کونہ ڈھونڈ مارا۔ مگر نہیں پتہ لگتا تھا۔ سونہ لگا۔ اب کہ نورافشاں میں حضرت فتحگڈھ اذان دینے لگے۔ تو نمازیوں نے مُصلوں تک اُلٹ مارے۔ بہتیرے ٹنگے مچنے۔ مگر وہ ایسے ہُما کی طرح گم ہوئے۔ کہ آج تک پتہ ندارد۔ بہتیروں کی نسبت نیک گمان ہوئے۔ کوئی کہتا ہی۔ کہ وہ فلاں صاحب بہادر ہونگے۔ کوئی کہتا ہی کہ نہیں اجی وہ کہاں۔ یہہ تو شیخ صاحب کی ہمت ہی۔ ایک اور بانگ بے ہنگام دے اُٹھتا ہی۔ اجی جناب آپ کا کدھر خیال ہی۔ شیخ صاحب میں اتنی لیاقت کہاں۔ یہہ تو فلاں بابو صاحب ہیں۔ ایک اور بے سُری ہانک دیتا ہی۔ جناب ہوش کے ناخن لو۔ بابو صاحب اور مضمون نویسی۔ غرض کہ جتنے منہہ اُتنی ہی باتیں۔ جب دیکھا کہ کچھہ پتہ نہیں لگتا۔ تو مسیحی نے اپنے نام۔ شان اور کام کے خلاف ایسی بانگ بے ہنگام ہانکی۔ کہ گدھا بنا دیا۔ یہہ لکھنا مسیحی نام کے شایاں نہ تھا۔ جیسا کہ **خوشامدی ٹٹو** نورافشاں میں تحریر کر چکے ہیں۔ ایسا ہی فتحگڈھ صاحب نے بھی ناجائز بات کہی۔ کہ پادری فتح مسیح صاحب کو ایں ہم بچہ شتر است کہکر جی راضی کر لیا۔ دانت کے بدلے دانت آنکھ کے بدلے آنکھ پیارو۔ وہ صلح بخشنے والی انجیل کی پاک تعلیم کہاں ہی۔ کہ اگر تیری گال پر تمانچہ مارے۔ تو دوسری بھی اُس کی طرف پھیر دے۔ یہاں آپ جو کارستانی کر رہے ہیں۔ کیا وہ انجیل کی روح کی ہی۔ یہہ مصلحان کی باتیں ہیں جو تُو تُو۔ اور میں میں۔ دوستو ہوش کرو۔ عقل کرو۔

فتح گڈھ صاحب۔ میں مانتا ہوں۔ کہ پادری فتح مسیح صاحب نے دخل در معقولات ہو کر آپ کو چھیڑا اور بہتوں کی دلشکنی کا باعث ہوئے۔ اگر آپ صبر کرتے۔ تو کیا ڈر تھا۔

ای ایڈیٹران مسیحی۔ اگر فتحگڈھ صاحب نے آپکے خیالات پر واجب یا ناواجب نکتہ چینی کی تو آپ کا کام یہہ نہ تھا۔ جو آپ نے کیا۔ جب آپ کے نامہ نگار مصلح نے الگزنڈرہ سکول کے خلاف بعض کی رائے کے بموجب بے سُرا الاپا تھا تو کسی نے گالیاں دی تھیں۔ جو آپ گالیوں پر آگئے۔ آپ کے حسب حال اُستاد کا شعر ہی۔

لگے منہہ بھی چڑانے دیتے دیتے گالیاں صاحب
زباں بگڑی تو بگڑی تھی خبر لیجئے دہن بگڑا

اندھیر یہہ ہی کہ یاران سرپل اِس بات کی تفتیش میں حیران و سرگردان و دیوانہ ہو رہے ہیں۔ کہ یہہ لکھنے والے فتح اور مصلح کون ہیں۔ یہہ نہیں سوچتے۔ کہ لکھا کیا ہی۔ واجب ہی یا ناواجب۔ اگر بجائے محرر کے تحریر پر غوض کریں۔ دلوں پر عینک لگاویں۔ تب نامہ نگار کی ضرورت نہ ہوگی۔ اُس وقت ہم اپنی اور کلیسیا کی اصلاح کی فکر کرینگے۔ مشنریوں اور کلیسیا دونوں پر فرض ہی اس لئے کہ دونوں قصوروار ہیں۔ اگر مشنریوں کے خلاف کچھہ کہا جائے۔ تو مخالفان مشنری اپنے شہتیر گوپے میں ڈالکر جاموں میں پھولے نہیں سماتے۔ اور اگر کلیسیا کے خلاف کوئی بولے۔ تو مشنری پھولے نہیں سماتے ہیں۔ میرے سامنے تو بار بار ایسا ہی ہوا۔ کہ اگر کوئی کلمہ (انسان جو ہوا) مشنریوں کے انتظام کی شان کے خلاف زبان پر آگیا۔ تو زبان بریدن کا فتوی اُسُن لیا۔ اور جو کہیں بھائیوں کی اصلاح میں زبان ہل گئی۔ تو گالیاں بے نقط پیٹ بھر کر سُن لیں۔ اب فرمائے کیا کیا جاوے۔ یہاں تو قدم قدم پھسلنا ہی۔ زمانہ نازک ہی۔ پھونک پھونک کر قدم دھرنا پڑتا ہی۔ پر کریں تو کیا کریں۔

آخر بشر ہی تو ہیں

میر صاحب زمانہ نازک ہی۔ دونوں ہاتھوں سے تھامئے دستار۔

ڈاکٹر ویپل صاحب نے جو لکھا۔ کیا کسی دیسی مصلح یا فتحگڈھہ۔ یا خوشامدی ٹٹو۔ یا ابو یوسف یا پادری فتح مسیح کی مجال تھی۔ کہ اس طرح لکھہ سکتا۔ اور جو لکھتا بھی تو اثر کیا ہوتا۔ کون سُنتا۔ ہمارا لکھنا عداوت پر محمول ہوتا ہی۔ مگر ڈاکٹر صاحب موصوف کی تحریر اپنا ذاتی تجربہ ہی۔ جو کچھہ اُنہوں نے لکھا الف سے یے تک صحیح اور درست لکھا۔ اگر غور سے دیکھا جاوے۔ تو اُس میں دیسی بھائی بھی بے قصور نہیں۔ ہم خوشامدی ٹٹو بنکر خوش آمد پسند مشنری کو اُلّو بنا چھوڑتے ہیں۔ یوں روحانی زندگی مفقود۔ اور جسمانیت افزود۔ ع

درتن افزودی وازجاں کاستی

ڈاکٹر ویپل صاحب کی تحریر میں ایک بڑی خوبی یہہ ہی۔ جو ہماری تحریروں میں اکثر کم دیکھنے میں آتی ہی۔ کیا بلا غرض نیک نیتی سے بغرض اصلاح لکھی ہی۔ اسلئے زیادہ موثر۔ اور مفید ہی۔ اور چونکہ ایک یورپین کی ہی۔ اس لئے مشنری صاحبان بہت تنگ نہیں ہونگے۔ اغلب ہی کہ اُس پر غور بھی کریں۔ اور نیک نتیجہ پیدا ہو۔ شاید کہ کلیسیا کے بھی بھلے دن آویں۔ اِس قسم کے مضامین خواہ دیسیوں کی طرف سے ہوں۔ یا پردیسیوں کی طرف سے۔ کسی نیک زمانہ اور خوش دنوں کی خبر دے رہے ہیں۔ بھائیوں اور خادمان دین کو گھبرانا نہیں چاہئے۔

یوسف گم گشتہ باز آمد بکنعاں غم مخور
کلبۂ احزاں شود روزے گلستاں غم مخور

آخر میں اِس خاکسار کی عرض تمام نامہ نگاروں۔ اور مسیحی کے ایڈیٹروں کی خدمت میں ہی۔ کہ کسی کی کڑوی بات پر تُرش رو نہ ہوا کریں۔ اور گالی کے بدلے گالی ندیں بلکہ برکت دیں۔ اور پکاریں۔

بدم گفتی و خورسندم عفاک اللہ نکو گفتی
جزاک اللہ ہداک اللہ بجا گفتی و دُر سُفتی

راقم۔ جملہ معترضہ

مقبول و نامقبول دُعائیں

ای ناظرین نورافشاں آپ نے ۱۷ ستمبر ۱۸۹۸ء کے پرچے میں خلوتی اور جلوتی دعاؤں کا مضمون پڑھا ہوگا

ضرور کچھ نہ کچھ فائدہ ہی ہوا ہوگا۔ ہم نے بیان کیا تھا کہ اِس قسم کی دعاؤں میں لگے رہنا ضرور ہے کیونکہ یہہ خدا کو پسند و مقبول ہیں۔ ایسی دعائیں دوستوں و دشمنوں ہر دو کو فائدہ رساں ہیں۔ بڑی مؤثر ہیں۔ ایک دوسرے کو اُبھارتی ہیں۔ برکات الٰہی نازل کرتی ہیں۔ اِن کے وسیلے سے زمینی و آسمانی کلیسیا میں شراکت حاصل کرتی ہیں آسمانی و روحانی طور سے زندگی گذرانی جاتی ہے الغرض یہہ ایماندار کی دینی و روحانی زندگی کا شروع و آخر ہیں۔

اِن دنوں ہم نے دو اور قسم کی دعاؤں پر غور کی اور آج ہم ناظرین کے فائدہ کے لئے اُن کو بھی درج اخبار کراتے ہیں کہ خدا کس طور سے دعاؤں کا جواب دیتا ہے۔ بعض اوقات ہمیں بہت انتظاری کرنی پڑتی ہے قبل اِس کے کہ ہم اپنی دعاؤں کا جواب حاصل کریں۔ اور بعض اوقات ایسا معلوم پڑتا ہے کہ کوئی جواب نہیں ملتا ہے۔ چنانچہ بئبل اِس بات کو صاف صاف بیان کرتی ہے۔ آؤ ہم تھوڑی دیر ۱۔ سلاطین ۱۸ باب کے ایک حصہ پر غور کریں۔

اوّل۔ ایلیاہ کی دُعا

۱۔ سلاطین ۱۸: ۳۰-۴۰ تک

اِس میں ایک ایسی دعا کا ذکر ہے جس سے خدا کا جلال ظاہر ہوتا ہے۔ کون سی چیز نے ایلیاہ کو اُس کام میں جس کو وہ کرتا تھا ایسا سرگرم کر دیا؟ جواب خداوند کے لئے غیرت چنانچہ وہ ۱۹: ۱۰ و ۱۴ میں یوں کہتا ہے کہ ”خداوند لشکروں کے خدا کے لئے مجھے بڑی غیرت آئی کہ بنی اسرائیل نے تیرے عہد کو ترک کیا کہ تیرے مذبح ڈھائے اور تیرے نبیوں کو تلوار سے قتل کیا اور میں ہاں میں ہی اکیلا جیتا بچا سو وے میری جان کے خواہاں ہیں کہ اُسے لیں“

فرض کرو اگر کوئی شخص تمہارے دوست یا اُستاد کے حق میں جسے تم بہت پیار کرتے ہو کوئی بُری بات کہے اور تم اُسے اپنے کانوں سے سُن لو تو تب تم کیا کرتے ہو؟ یا اگر کوئی لڑکا یا لڑکی اپنے والدین کے حق میں کوئی ایسی بات یا ایسا کام جو والدین کی بے عزّتی یا بدنامی کا باعث ہو اپنے کان سے سُن لے یا دیکھ لے تو تب کیا کرو گے؟ یا بیوی اپنے خاوند یا خاوند اپنی بیوی کے حق میں ایسی باتیں جو نامناسب ہیں کسی کو کہتے یا کرتے دیکھے تو کیا وے ایک دوسرے کے لئے غیرت ظاہر نہ کریں گے۔ اور اپنے کپڑوں سے باہر نہ ہونگے۔ کیا ایسی باتوں کے سُننے و دیکھنے سے اُن کا جی نہ جلیگا پس اِسی طرح جب لوگ خداوند کو ترک کرتے اور اپنے بد اقوال و افعال سے خداوند کے نام کی تکفیر کرتے تو اُس کے بندے اُس کے نام کے لئے بڑی غیرت دکھلاتے ہیں چنانچہ پولوس رسول جب اتھینی شہر میں پہنچا اور دیکھا کہ تمام شہر بتوں سے بھرا ہے تو اُس کا جی جل گیا (اعمال ۱۷: ۱۶) پھر جب ہمارا خداوند ہیکل میں گیا تو اُس نے غیرت سے بھر کے ”خرید و فروخت کرنے والوں کو نکال دیا اور صرافوں کے تختے اور کبوتر فروشوں کی چوکیاں اُلٹ دیں اور اُن سے کہا کہ لکھا ہے کہ میرا گھر عبادت کا گھر کہلائیگا پر تم نے اُسے چوروں کا کھوہ بنایا“ (متی ۲۱: ۱۲ و ۱۳) لہٰذا ایلیاہ نے ایسی ہی غیرت اُسوقت دکھلائی اور اُسی کام کو انجام دینے کے لئے ایک مذبح بنایا اور غیرت سے بھر کے دعا مانگی تا کہ خدا کا جلال ظاہر ہو۔ پس خدا کیلئے غیرت ظاہر کرنیکا ایک ہی اور عمدہ طریقہ یہہ ہے کہ ہم سب اُسکے جلال کیلئے دعا کریں۔ ہم خداوند کی دعا میں پہلی درخواست یہہ کرتے ہیں کہ ”تیرے نام کی تقدیس ہو“ جو دعائیں خدا کے جلال کیلئے مانگی جاتی ہیں وہ فوراً قبول ہوتی ہیں چنانچہ ہمارے خداوند نے ایک دفعہ دعا مانگی کہ اَے باپ اپنے نام کو جلال بخش وہیں آسمان سے آواز آئی کہ میں نے جلال بخشا ہے اور پھر جلال بخشونگا (یوحنا ۱۲: ۲۸)۔ ایلیاہ کی دعا اِسی قسم کی تھی۔ اُس نے کس بات کے لئے دعا مانگی؟ (دیکھو ۱ سلاطین ۱۸: ۳۶، ۳۷) یہہ اِسی قسم کی تھی کہ ”اَے خدا اپنے نام کو جلال دے“ یا ”تیرے نام کی تقدیس ہو“ دیکھو اِسکا کیسا جلد جواب ملا آیت ۳۸۔ جب جب ہم خداوند کی دعا پڑھتے ہیں تو ہم اُسکی درخواست ضرور کرتے ہیں اور اُسکا جواب بھی ضرور ملتا ہے۔ لیکن خداوند کے جلال کے آرزومند ہونے سے پیشتر ہمیں لازم و مناسب ہے کہ اُسے پیار کریں۔ یعقوب ۴: ۳ میں لکھا ہے کہ تم مانگتے ہو اور نہیں پاتے کیونکہ تم بدوضعی سے مانگتے ہو تا کہ اپنی شہوتوں میں خرچ کرو۔ یہہ ایسی دعائیں ہیں جنکا جواب نہیں ملتا یا قبول نہیں ہوتیں ہم اُنہیں خودغرضی کی دعائیں کہہ سکتے ہیں لیکن ایلیاہ کی دعا محبت کی تھی اور وہ قبول ہوئی اور اُس کا جواب فوراً ملا۔

ایلیاہ نے پھر دعا مانگی (آیت ۴۲ و یعقوب ۵: ۱۸) یہہ دعا اُس دوسری دعا کے موافق نہ تھی اِس میں ایلیاہ نے اپنے اور اپنی قوم کے لئے برکت چاہی یعنے پانی برسنے کی گو کہ یہہ خودغرض دعا نہ تھی مگر وہ ایسی بلند بھی نہ تھی جیسی پہلی۔ اِسکا جواب ضرور ملنے کو تھا کیونکہ اُسکے پاس ایمان تھا۔ (مرقس ۱۱: ۲۴) تاہم اِسکی انتظاری کرنی ضرور پڑی دیکھو آیت ۴۳۔ خداوند مسیح نے سکھایا کہ نہ صرف روحانی بلکہ جسمانی چیزوں کیلئے بھی دعا کرنی ضرور ہے چنانچہ اُسنے کہا کہ یوں دعا مانگو کہ ”ہماری روز کی روٹی آج ہمیں دے“ اور اِسی طرح ایلیاہ نے بھی پانی کیلئے دعا کی۔ ایسی دعائیں ضرور کرنی چاہئیں نہ صرف گرجہ میں علانیہ بلکہ گھر میں جیسے ایلیاہ اور حزقیاہ نے مانگی۔ اگر ایسی چیزیں درکار ہیں تو ہمیں اُنکا جواب ضرور ملیگا لیکن ہمیں ٹھہرنا چاہیے مثل اُس کنعانی عورت کے جسکا ذکر متی ۱۵: ۲۱-۲۸ تک ہے۔ حالانکہ یسوع نے اُس عورت سے انکار کیا تھا لیکن وہ

درخواست کرتی ہی رہی۔ پھر مثل اُس بیوہ عورت کے جس نے بے انصاف قاضی سے اپنا انصاف چاہا یا مثل اُس دوست کے جو آدھی رات کو اپنے دوست کے گھر روٹی مانگنے گیا (لوقا ۱۱: ۵-۹، ۱۸: ۱-۹) یا مثل یعقوب کے ٹھہرا رہے جب تک کہ برکت نہ حاصل کرے۔ پھر دیکھو جب پطرس قید میں تھا تب شاگردوں نے خود دعا مانگی (اعمال ۱۲: ۵) جب تک کہ اُس نے چھٹکارا نہ پایا آیت ۱۲۔ وہاں سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا وہ دعا کے جواب کے منتظر نہ تھے کیونکہ وہ بالکل ڈر گئے تھے جب اُنہوں اپنی دعا کا جواب پایا۔ لیکن ایلیاہ منتظر اور اُمیدوار تھا اور اپنے نوکر کو متواتر بھیجتا رہا جب تک کہ بادل کا ٹکڑا نمود ہوا۔ ایلیاہ ہم سبھوں کے لئے اِس بات میں ایک نمونہ ہے۔ ہم کو دعا مانگنا چاہئے تمام چیزوں کے لئے جو ہمارے لئے ضرور ہیں۔ (فلپی ۴: ۶) اور تب منتظر رہو اور جاگتے بھی رہو اور جواب کی اُمید کرو۔ اور اُسکی انتظاری کرو مثل حبقوق ۲: ۱-۳ کے اور ایلیاہ کی طرح کرمل پہاڑ کی چوٹی پر جھکے پکارتے رہو جب تک جواب نہ ملے۔

ایلیاہ نے پھر دعا مانگی کہ بس ہے اب اے خداوند میری جان لے وغیرہ (۱-سلاطین ۱۹: ۴) یہہ دعا ہمارے خداوند مسیح کی اُس دعا سے جو اُس نے آخری دفعہ گتسمنی باغ میں مانگی مشابہت رکھتی ہے مگر صرف یہہ فرق ہے کہ یہہ بڑی ناخوشی و جلدی سے مانگی گئی اِسلئے اِسکو خودغرضی کی دعا کہہ سکتے ہیں۔ کیا یہہ دعا قبول ہوئی اور اِس کا جواب دیا گیا؟ نہیں۔ خدا نے اُسوقت یہہ مناسب نہ سمجھا کہ ایلیاہ کو بُرائی سے بچاوے اگر خدا اِس دعا کو قبول کر لیتا تو ہم بئبل سے کیا فرمائش کرتے؟

اب میں بئبل سے چند اور ایسے ایمانداروں کی مثالیں پیش کرونگا کہ جنہوں نے کسی چیز کیلئے درخواست کی لیکن خدا نے اُس چیز کو دینے سے انکار کیا اور اُنکی دعا میں قبول نہ کیں مثلاً موسیٰ نے دعا مانگی اور خداوند کے حضور گڑگڑایا اور بولا کہ اے مالک خداوند. . . . میں تیری منت کرتا ہوں کہ مجھے اجازت ہو کہ پار جاؤں اور وہ اچھی سرزمین جو یردن کے پار ہے دیکھوں وہ اچھا پہاڑ وہ لبنان وغیرہ مگر خدا نے نامنظور کیا دیکھو استثنا ۳: ۲۳-۲۸ تک۔

پھر داؤد نے اپنے پیارے بیمار فرزند جگر بند کیلئے دعا کی کہ وہ چنگا ہو جاوے پر خدا نے نامنظور کی دیکھو ۲-سموئیل ۱۲: ۱۵-۱۸ تک۔ پھر مقدس پولوس کے جسم میں کانٹا جو شیطان کا پیک تھا رکھا گیا تاکہ وہ پھول نہ جائے اُسکے لئے اُسنے خداوند سے تین بار التماس کیا کہ یہہ مجھ سے دور ہو جاوے۔ پر اُسنے مجھے یہہ کہا کہ میرا فضل تجھے کفایت ہے کیونکہ میرا زور کمزوری میں پورا ہوتا ہے پس میں اپنی کمزوریوں پر بہت ہی خوشی سے فخر کرونگا تاکہ مسیح کا زور مجھ پر سایہ ڈالے۔ (دیکھو ۲ قرنتی ۱۲: ۸، ۹ آیات) پس اِس دعا کے جواب سے ظاہر ہے کہ جو چیز پولوس نے مانگی وہ تو نہ دی مگر اور طرح سے اسکی مدد کی۔ یہہ پچھلی مثال ہمارے لئے نہایت عمدہ سبق ہے اِس سے ہم سیکھتے ہیں۔ گو کہ خداوند چیز نہ دے جو مانگتے ہیں تاہم وہ ہماری دعاؤنکا جواب دوسری طرح سے دیتا ہے (آیت ۹) یہہ ایک عجیب بات ہے کہ وے دعائیں جنکا جواب نہیں ملتا وہ اپنے ہی واسطے ہیں۔ شاید بائبل میں ایسا کوئی مقام نہیں ہے جہاں ہم پا سکتے ہیں کہ ایسی دعائیں جو غیروں کیلئے کی گئیں اُنکا جواب نہ ملا ہو۔ کیونکہ وہ خودغرضی سے خالی ہیں۔ اگر یہہ سچ ہے تب ہمیں پورا یقین و تسکین ہے کہ اُن دعاؤنکا جواب ملیگا جو کسی کے ذریعہ مانگی جائیں آؤ ہم ایک اور دعا پر نظر ڈالیں۔

دوم محصول لینے والیکی دعا

کہ اے خدا مجھ گنہگار پر رحم کر لوقا ۱۸: ۱۳ آیت

گو یہہ دعا خود اُس شخص نے مانگی تاہم یہہ خودغرضی کی دعا نہ تھی۔ کونسا خیال اُسکے دل میں اُٹھا جسنے اُسے ترغیب دی ایسی دعا مانگنے کو؟ اپنے گنہگار ہونیکا خیال۔ اُسنے کس چیز کیلئے دعا مانگی؟ خفی قسم۔ خدا کی رحمت کیلئے دعا مانگنا خدا کے جلال کیلئے دعا مانگنے کا ایک طریقہ ہے۔ موسیٰ نے ایک مرتبہ خدا سے درخواست کی کہ اُسکو وہ اپنا جلال دکھلائے۔ (خروج ۳۳: ۱۸) پھر دیکھو اُسکے جواب کو (خروج ۳۳: ۱۹) خدا نے کہا کہ میں اپنی ساری نیکی کو تیرے آگے چلاؤنگا اور میں خداوند کے نام کی منادی تیرے آگے کرونگا اور میں اُسپر جسپر مہربان ہوں مہربان ہونگا اور میں اُسپر رحم فرماؤنگا جسپر رحم فرماؤنگا اِسلئے ہم اِسطرح دعا کریں کہ اے خدا جو اپنی کمال قدرت خصوصاً رحم کرنے اور ترس کھانے میں ظاہر کرتا ہے رحمت سے ہم پر ایسا فضل کر کہ تیرے حکموں کی راہ میں دوڑ کر تیرے کرم کے وعدوں کو پہنچیں۔ پس یہہ خدا کے جلال کا ایک جز ہے کہ وہ اپنے رحم کو ظاہر کرتا ہے۔ اُس محصول لینیوالیکی دعا بھی یہی تھی کہ اے خدا اپنا جلال مجھے دکھا اور ہمنے دیکھا کہ خدا اِس قسم کی دعاؤنکا جواب فوراً دیتا ہے۔ اور ایسا جلد کہ ہم مانگتے مانگتے پا جاتے ہیں جیسا یسعیاہ ۶۵: ۲۴ میں و دانیال ۹: ۲۰ میں لکھا ہے۔ اُس چور کی دعا پر بھی غور کرو جو صلیب پر لٹکایا گیا تھا (لوقا ۲۳: ۴۲) اور اُسکے جواب پر آیت ۴۳ پس جیسے ایلیاہ کی دعا سے آگ آسمان سے نازل ہوئی اور جیسے خداوند مسیح کی دعا سے آسمان سے آواز آئی ویسے ہی خدا کی رحمت اُن سب کے دلوں میں ہے جو حقیقتاً اُسے مانگتے ہیں۔ سچی قربانی یہی ہے کہ ہم کچھ خدا کے جلال کے واسطے دیں اور کیا دیں۔ اپنا من و اپنا تن۔ چنانچہ خداوند فرماتا ہے کہ اے میرے بیٹے اپنا دل مجھے دے۔ مقدس پولوس رسول فرماتا ہے کہ اے بھائیو میں خدا کی رحمتوں کا واسطہ دیکے تمسے التماس کرتا ہوں کہ تم اپنے بدنوں کو گذرانو تاکہ ایک زندہ قربانی مقدس اور خدا کیلئے پسندیدہ ہوں کہ یہہ تمہاری عقلی عبادت ہے (رومی ۱۲: ۱)۔ ہمارے لئے سب سے اچھی دعا جسکو ہم مانگ سکتے ہیں سو اُس محصول لینیوالیکی دعا ہے اُسکی دعا کا اِسطور سے جواب ملا کہ اُسکے دل نے قرار پکڑا اور وہ راستباز ٹھہرایا گیا (آیت ۱۴) روح پاک نے اُسکے دل میں خدا کی رحمتوں کا اظہار کیا اور اُس نے اُسکو معلوم کر لیا۔



حاصل الکلام۔ ہمنے ایلیاہ کی تین دعاؤں کو سُنا۔ اُن میں سے ایک کا جواب فوراً ملا دوسری کا جواب کچھ دیر کے بعد اور تیسری کا جواب بالکل نہیں ملا۔ یہہ دعائیں جدا جدا کس چیز کے لئے مانگی گئی تھیں؟

(۱) خدا کے جلال کے لئے (۲) زمین پر برکت نازل ہونے کے لئے (۳) ایلیاہ کے مقصد برآنے کے لئے۔ پس اب ہم یہہ چار سوال کرکے اِس مضمون کو ختم کرتے ہیں جن کا جواب اِس مضمون سے نکالکر ہر ایک اپنے اپنے دل کو دے۔

(اوّل) اِن تینوں دعاؤں میں سے کس دعا سے اُس محصول لینے والے کی دعا ملتی ہے؟

(دوم) کون سی دعاؤں کا جواب فوراً ہی ملتا ہے؟

(سوم) اور کون سی دعاؤں کا جواب نہیں ملتا ہے؟

(چہارم) ہم نے برکت حاصل کرنے کے لئے دعاؤں کے بارے میں کیا سیکھا ہے؟ فقط والسلام

الراقم

جسونت سنگھ۔ ازکوٹگڈھ ضلع شملہ۔

دینی خبریں

سیلون میں امریکن مشن بورڈ نے ہمیشہ اِس بات پر زور دیا ہے کہ لوگ اپنی آمدنی کا دسواں حصہ خداوند کے لئے دیویں شکر کی بات ہے کہ اِس کا نتیجہ نہایت خاطرخواہ ہوا ہے وہاں کے مسیحی اپنے پاسبانوں اور کلیسیاؤں کے لئے بڑی خوشی سے دسواں حصہ دیتے ہیں۔

میتھوڈسٹ مشن کی دسہرہ میٹنگ لکھنؤ میں جمعہ ۱۴ اکتوبر سے منگل ۲۵ اکتوبر تک ہوگی۔ بشپ تھوبرن صاحب جلسے کے میر مجلس ہونگے۔ تمام ریلوں پر اُن لوگوں کو جو جلسے میں شامل ہونے کے ۲۰ اکتوبر یا اُس سے پہلے روانہ ہونگے ٹکٹ کم قیمت پر دئے جاویں گے رہنے اور کھانے کا خرچ ۸؍ روز دیا جاویگا۔ پادری جے ڈبلیو۔ رابنسن صاحب سے خط وکتابت کرنی چاہئے۔

مہاراجہ صاحب کشمیر کے دربار نے کشمیر میں مشن سکولوں کے لئے اڑھائی سو روپیہ ماہوار دینا منظور کیا ہے۔

ڈاکٹر فیربرن صاحب جو ڈاکٹر بروز صاحب کے بعد ہسکل لکچر دینے کے لئے ہندوستان میں آنے والے ہیں جنوری کے شروع میں لاہور میں لکچر دینگے۔

سٹوڈنٹ والنٹیر موومنٹ کی کنونشن لاہور میں ۵ سے ۹ جنوری ۱۸۹۹ء تک ہوگی۔ اُس میں ولایت کے مشہور واعظ پادری ماٹ صاحب اور پادری آئرلنڈ جونس صاحب بولنے والے ہونگے۔

اِس سال سنڈے سکول کی سالانہ کنونشن اگرہ میں جمعرات کے روز ۲۰ اکتوبر سے شروع ہو کر ۲۹ اکتوبر تک ہوتی رہیگی۔

انڈیا سنڈے سکول یونین کے جنرل سیکرٹری پادری۔ آر۔ برز صاحب اور کئی جگہوں کے سنڈے سکول کے کارندے تشریف لاویں گے۔ یقین ہے کہ یہہ کنونشن بہت سی برکتوں کا باعث ہوگی۔

تمام مشنریوں۔ کارندوں اور سنڈے سکول موومنٹ کے خیرخواہوں کو خواہ وہ ولایتی ہوں یا دیسی اِس کنونشن میں تشریف لانے کے لئے دعوت دی گئی ہے ہندوستانی میں بھی خاص جلسہ ہوگا جس میں تجربہ کار سنڈے سکول کے کارندے درس دینگے۔

جو صاحب تشریف لانا چاہتے ہیں جہاں تک جلد ہو سکے اپنے نام پادری۔ جے۔ جی۔ ڈبلیو۔ بیٹ مشن اگرہ کی خدمت میں لکھ بھیجیں تاکہ اُن کی مہمان نوازی کا بندوبست کیا جاوے۔

پنڈتہ راماں بائی جنہوں نے پونا شہر کے نزدیک اعلیٰ ذات کی لڑکیوں اور بیواؤں کے واسطے سکول جاری کیا ہوا ہے چاہتی ہیں کہ اگر کسی مسیحی کارندے کے پاس ایسی یتیم لڑکی جوان یا بیوہ آوے تو وہ اُن کو لکھ کر اُس کے لئے انتظام کر سکتے ہیں اب قریب تین سو ایسی لڑکیاں اس سکول میں ہیں اور وہ ایک ہزار تک لے سکتی ہیں۔

مدراس کی سرکار نے ینگ مینس کرسچن الیسوسی ایشن بلڈنگ فنڈ کے واسطے پچیس ہزار روپیہ مدد دینا منظور کر لیا ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ مدراس کی کرسچن الیسوسی ایشن ملک کی علمی ترقی میں اچھا کام کر رہی ہے۔ ہم تو پنجاب کی کرسچن الیسوسی ایشن کی ترقی کو دیکھنے کے بہت مشتاق ہیں خدا کرے کہ پنجاب کے مسیحی اپنی قوم کی بھلائی کے لئے سچی سرگرمی اور خود انکاری کو حاصل کریں۔

میتھوڈسٹ مشن کی طرف سے فیصلہ کیا گیا ہے کہ لکھنؤ اور کلکتہ کی طرح دسہرہ میٹنگس کی طرح پونا میں بھی آنے والی درگا پوجا کی تعطیلوں کے دنوں میں میٹنگس کی جاویں۔

ممالک مغربی و شمالی کی انڈین کرسچن الیسوسی ایشن کی چھٹویں کنونشن بمقام الہ آباد کٹڑہ مشن میں ۲۲، ۲۳ و ۲۴ اکتوبر ۱۸۹۸ء کو منعقد ہوگی۔ مختلف مضامین پر مفید اور دلچسپ درس دئے جاوینگے۔

مُلکوں و شہروں کی مختصر خبریں

لندن اکتوبر ۱۱- اخبارات ٹیمس اور ڈیلی نیوز فشودا کے سوال پر اب تک خاموش ہیں مگر دیگر فرانسیسی اخبارات کی تحریر بے ٹھکانا ہی لیکن یہہ یقین کیا جاتا ہی کہ آخری فیصلہ سوڈان میں انگلو فرنچ حدود بندی کے وقت قرار پایا جائیگا۔

لندن اکتوبر ۱۱- سلطان کا جواب جو اُس نے طاقت ہائے یورپ کے الٹیمیٹم کا دیا ہی مناسب ہی مگر چند تجاویز کا ذکر کیا گیا ہی جو ابتک ظاہر نہیں کی گئی ہیں۔

بنگلور اکتوبر ۱۱- بنگلور میں بروز اتوار وبا سے ۵۵ واردات اور ۲۸- اموات ہوئیں کل پیر کو ۷۶ واردات اور ۴۴ اموات ہوئیں۔

لندن اکتوبر ۱۲- لندن میں تحقیق خبریں پہنچی ہیں کہ میجر مارچنڈ ایسی تکلیفات میں ہیں کہ فشودا میں اُن کا دیر تک رہنا ناممکن ہی۔

لندن اکتوبر ۱۲- مصر کے دفتر جنگ کے خرطوم کو تبدیل ہونے کی خبر تحقیق نہیں ہی۔

لندن اکتوبر ۱۲- سلطان روم تجویز پیش کرتا ہی کہ کریٹ میں اہل قلعہ کا ایک چھوٹا سا دستہ رکھ لیا جاوے تاکہ سلطان کی بادشاہت کا نشان ہو۔

کل بروز اتوار بنگلور کے سنٹرل جیل میں ایک ہندو ملزم کو وبا کی واردات ہوئی- یہہ خیال کیا ہی کہ تمام قیدی جیل سے ایک کھلے کیمپ میں لیجائے جائیں۔

سر جیمس ویسٹ لینڈ ۸ نومبر کو بمبئی سے سیدھے کلکتہ کو روانہ ہونگے۔

بریگیڈیر جنرل ہارٹ رخصت سے واپس آگئے ہیں اور ضلع بلگام کی کمان کا چارج لیلیا ہی۔

بمبئی اکتوبر ۱۳- بمبئی میں کل وبا سے ۹۴ واردات اور ۷۵- اموات کی رپورٹ ہوئی ہی۔

لندن اکتوبر ۱۳- طاقتوں نے سلطان روم کے پاس تازہ مراسلہ بھیجا ہی جس میں کریٹ میں اہل قلعہ کے قایم رکھنے کی تجویز کی تردید ہی- اور اشتہار دیا گیا ہی کہ مقررہ وقت کے اندر ہر ایک ترکی سپاہی کو جزیرہ چھوڑ دینا چاہیئے۔

لندن اکتوبر ۱۳- مقام اوماہہ پر تقریر کرتے وقت پریزیڈنٹ مکنلی نے اُن بھاری معاملات کی طرف اشارہ کیا جو اب امریکہ کی قوم کے درپیش ہیں- اُنہوں نے کہا کہ ہم کو غیر واجب پیشدستی جنگ کی آزمایش سے بچنا چاہیئے- اور اپنی عام بہبودی کو مدنظر رکھنا چاہیئے کیونکہ ہماری سرکار بھی جنگی سرکار نہیں رہی ہی۔

لندن اکتوبر ۱۳- شہنشاہ جرمن اور شاہزادی آج دمشق میں پہنچ گئے ہیں- اور کنگ ہمبرٹ اور ملکہ مارگریٹا نے اُن کا خیر مقدم کیا شہر بہت عمدہ طور سے سجایا گیا تھا- بڑے بڑے گروہ گلیوں میں جمع تھے اور شاہ اور شاہزادی کی آمد سے نعرے مارتے تھے۔

لندن اکتوبر ۱۳- آنریبل مسٹر سینٹ جان براڈرک لارڈ کرزن کی جگہہ فارین آفس کے پارلیمنٹری سکریٹری مقرر ہوئے ہیں۔

بمبئی اکتوبر ۱۴- کل وبا سے ۴۴ واردات اور ۲۶- اموات کی رپورٹ ہوئی ہی۔

الہ آباد اکتوبر ۱۴- پشاور کے کمشنر اوڈنی نے یکم جنوری سے سول سروس سے کنارہ کش ہونیکی درخواست کر دی ہی۔

اخبار پایونیر خیال کرتا ہی کہ فیض آباد کے کمشنر مسٹر ایف- بی ملک بہت جلد ہی سول سروس سے کنارہ کش ہونگے۔

لندن اکتوبر ۱۴- الگزنڈریا میں نو اٹالین فسادی گرفتار کیئے گئے ہیں- کئی ایک بمب کے گولے اِن گرفتار شدہ میں سے ایک کے مکان سے برآمد ہوئے ہیں- غالباً یہہ سب کچھ شاہنشاہ ولیم پر قاہرہ میں حملہ کرنے کی تیاریاں تھیں۔

شاہنشاہ ولیم نے جس حال میں کہ مصر کی سیر کو ترک کر دیا ہی دو فسادی کل قاہرہ سے پورٹ سید کی طرف روانہ ہوئے اور اُن کا منشا پلیسٹین جانے کا ہی- اُن کے روانہ ہوتے وقت ایک بکس جس میں بمب کے گولے بھرے تھے الگزنڈریا سے پورٹ سید کو روانہ کیا گیا مگر حکام نے اُس بکس کو پکڑ لیا ہی فسادی ابتک گرفتار نہیں ہوئے ہیں۔

لندن اکتوبر ۱۴- ایک اور مراسلہ طاقتہائے کی طرف سے سلطان روم کے پیش کیا گیا ہی جس میں اِس امر کا اصرار ہی کہ الٹیمیٹم کی شرائط پر رضامندی کرنی چاہیئے۔

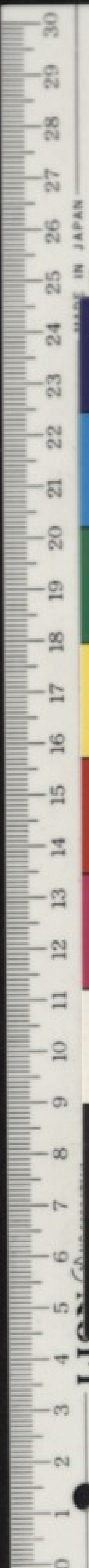
سب سے آخری مراسلہ میں ظاہر کیا گیا ہی کہ ممکن ہی کہ طاقتہائے کچھہ دیر بعد کریٹ میں سلطان کی حکومت کے نشان رکھنے کو منظور کریں۔

لندن اکتوبر ۱۴- اِس ماہ کے آخر میں تین انگریزی ڈاکٹر جو پلیگ کی بیماری میں ماہر ہیں ہندوستان میں پہنچیگے اور پلیگ کی کمیشن نومبر کے درمیان بمبئی میں اجلاس کریگی۔

لندن اکتوبر ۱۶- مصر کے برٹش منسٹر کی بیوی لیڈی کرو مرفوت ہو گئی ہیں۔

بمبئی اکتوبر ۱۷- بمبئی میں ہفتہ کے روز وبا سے ۷۰ واردات اور ۱۹- اموات کی رپورٹ ہوئی اور اتوار کو ۲۷- اور ۱۴۔

بمبئی اکتوبر ۱۷- لارڈ سنڈہرسٹ ہفتہ کے روز



مضامینِ مُفیدُ المبتدِین

کشمیر

اِس جگہہ کی زبان عربی و فارسی سے بہت کچھ تعلق رکھتی ہے۔ کشمیری مذکر اسم اشارہ "حنو" ہے۔ اور مؤنث "حتی"۔ اِدھر آؤ کی کشمیری "یوڑولا" ہے۔

اِس وادی کی سب سے بھاری تجارت گاہ شہر سرینگر ہے دریاے جہلم کے دونوں کناروں پر قریب تین میل کی لمبائی میں واقع ہے۔ کشتی میں سیر کرتے وقت شہر کا نظارہ عجیب و غریب ہوتا ہے اگر دریا میں اُوپر سے نیچے کو کشتی میں آویں تو پہلے پہل رزیڈنسی اور دیگر مکانات نہایت خوبصورت دائیں طرف عجیب لُطف دکھاتے ہیں۔ بائیں طرف بر لال منڈی۔ سٹیٹ ہاسپٹل اچھی عمارات نمودار ہیں۔ لوگوں کی آمد و رفت کے لئے سات پُل مختلف جگہوں میں ہیں۔ اُن میں سے ایک تو انگریزی وضع کا اور بہت اول ہے۔ باقی پُل بالکل لکڑی اور پتھر سے کشمیری طور پر بنائے ہوئے ہیں۔ پُل کے لئے کشمیری لفظ "کدل" ہے۔ اُن کے نام یہہ ہیں۔ میراں کدل۔ فتح کدل۔ جد کدل۔ علی کدل وغیرہ۔ میراں کدل جسے پرتاب کدل بھی کہتے ہیں راجہ پرتاب سنگھ و راجہ امرسنگھ کے محلوں کے ذرا اُوپر کی طرف ہے۔ یہہ محل انگریزوں کے نزدیک "ڈل لوکنگ" "Dull looking" ہیں اور حقیقت میں ہیں بھی ایسے ہی۔ اِس کے بعد۔ سی۔ ایم۔ ایس ہائی سکول ایک کشمیری نما عمارت میں قایم ہے۔ اِس کے پرنسپل پادری بسکو صاحب Biscoe ہیں۔ جو آج کل ولایت میں تشریف فرما ہیں اور اُن کی غیر حاضری میں اُن کے چھوٹے بھائی کام کو خوب سنبھالے ہوئے ہیں۔ یہاں کے طلبا کھیلنے میں اور بوٹنگ (Booting) میں خوب کوشش کرتے ہیں۔ اِس سکول میں لودیانہ سکول کے دو اولڈ بائز کام کرتے ہیں یعنے مسٹر لچھمن داس اور مسٹر ٹھاکر داس۔ خدا اُن کے کام پر برکت بخشے۔ سرینگر میں ایک اور سٹیٹ سکول بھی ہے جہاں کہ فیس بالکل معاف ہے لیکن تو بھی جاے شکر ہے کہ مشن اسکول میں گو فیس لی جاتی ہے تو بھی طلبا کی تعداد کثیر ہے۔ آگے بڑھکر مہاراج گنج ہے دائیں طرف ایک مارکٹ ہے۔ اور ایک شال فیکٹری ہے۔ رزیڈنسی کے قریب منشی باغ۔ شیخ باغ و چنار باغ ہیں یورپین کوارٹرس ہیں۔ اور یہاں ایک لمبا چوڑا پولو گرونڈ ہے۔ پولو گرونڈ کے ساتھ ساتھ ایک سڑک مشن ہاسپٹل کی طرف جاتی ہے۔ یہہ ہسپتال ایک چھوٹی سی پہاڑی پر بنایا گیا ہے اور کچھ سول اسپتال لاہور کی وضع پر ہے۔ ڈاکٹر آرتھر نیو اور اُن کے چھوٹے بھائی یہاں۔ سی۔ ایم۔ ایس۔ کی طرف سے سرجن ہیں اور شفاخانہ کی عمارات کا کھڑا کرنا اُن کی اپنی سعی کا باعث ہے۔ دوسرے شفاخانوں کی نسبت یہاں کہیں زیادہ اندرونی اور بیرونی مریض ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر آرتھر نیو آج کل فرلو پر ہیں لیکن اُن کے چھوٹے بھائی خوب ہوشیار ہیں اور کام بخوبی چلاتے ہیں۔ بٹالہ کے دو اولڈ بائز یہاں کام سیکھنے کے لئے بھیجے گئے ہیں۔ لہذا مسٹر داؤد سنگھ اور مسٹر وسن کو خیال رکھنا چاہئے کہ اُن کے احباب و آشنا اُن سے بہت امیدیں رکھتے ہیں۔ شفاخانہ کے متعلق گرجا گھر ہے۔ جس میں کہ پادری نولس صاحب وعظ و نصیحت فرماتے ہیں۔ اور وہ انگریزی گرجے کے آنریری چپلین بھی ہیں۔ ہسپتال کے ذریعے سے خدا کے کلام کی بشارت بھی دی جاتی ہے۔ اور مشنری لیڈیز زنانہ کام کے لئے مقرر ہیں کشمیر میں خدا کا کلام سُنانے کیلئے بہت سا بندوبست درکار ہے۔ کیونکہ کھیت تو بہت ہے لیکن مزدور تھوڑے۔ اِس لئے اے مسیحیو کھیت کے مالک کی منت کرو تاکہ وہ اپنے کھیت میں کام کرنے والوں کو بھیجے۔ ہسپتال کے اُوپر ایک پہاڑی پر تخت سلیمان ہے۔ اور یہاں سے قریب دو میل پر بڑا بھاری قلعہ ہے۔ اِس کے نیچے ڈل لیک ہے۔ جو کہ ایک نالہ کے ذریعہ سے دریا سے ملائی گئی ہے۔ اور شفاخانہ کے قریب ڈل دروازہ ہے۔ جو کہ طغیانی کے وقت خود بخود بند ہو جاتا ہے اور پھر قلتِ آب کے باعث کھل جاتا ہے۔ ڈل کے پار کچھ اور نجائی پر پرانے کھنڈرات ہیں جنہیں پری محل کہتے ہیں۔ یہاں سے کچھ دور چار پانچ میل پر نسیم باغ ہے جو قابل دید ہے اکثر انگریز لوگ اِس میں رہتے ہیں۔ سرینگر کی بابت جو مجھ سب معلوم ہوا عرض کیا۔ اب کشمیری مسافر اپنے ذاتی سفر جو کہ مختلف پہاڑوں اور وادیوں میں ہوا عرض کریگے۔ باقی آیندہ۔

کشمیری مسافر۔ ناروالی

غزل

دنیا کی طرح ایک بھی مکّار نہ دیکھا
انسان کی طرح کوئی گنہگار نہ دیکھا

مبروص صدہا دیکھے اور امراض ہزاروں
عصیاں کی طرح ایک بھی آزار نہ دیکھا

دنیا میں تہی دست ہیں کنگال سب انسان
عیسیٰ سا بھی متمول و زردار نہ دیکھا
حکمار جہاں مرضِ گناہ سے ہیں عاری
عیسیٰ کی طرح حاذق و ہشیار نہ دیکھا
اوروں کے گناہ بخشتے ہیں عیسیٰ نے پر اُسکو
اپنے لئے معافی کا طلبگار نہ دیکھا
دنیا کے سلح اکثر ہی ہو جاتے ہیں ناکام
انجیل کی شمشیر کو بیکار نہ دیکھا
سب انجمنیں چھان پھرے اور عدالت
پاکیزہ کوئی عیسیٰ سا دربار نہ دیکھا
ہرگز نہیں بخشیگا جہنم سے وہ انسان
جس نے کہ مسیح عیسیٰ کا دیدار نہ دیکھا
دیکھے ہیں بہت مشتری ہم نے بھی مگر ایک
جاں دیکے مسیحا سا خریدار نہ دیکھا

مشتری ؟

مرزا غلام احمد قادیانی جھوٹا مسیح

ہر ایک زبان میں بہت لفظوں کے ایک سے زیادہ معنے بھی ہوا کرتے ہیں۔ چنانچہ عربی میں لفظ مسیح کے معنے۔ دوست۔ بہت سفر کرنیوالا۔ جھوٹ بولنیوالا۔ چاندی کا ٹکڑا۔ سونیکی ڈلی۔ جسکا سکہ گھس گیا ہو۔ عرق۔ وہ شخص جسکی ایک آنکھ اور ایک ابرو نہ ہو۔ لقب حضرت عیسیٰ۔ لقب دجّال ہے۔ واضح ہو کہ عبرانی میں اصل لفظ مسیح مسح سے مشتق ہوا ہے بمعنے مسح کیا گیا۔ یعنے خدا کا ممسوح۔ اور قرآن کے مفسر کہتے ہیں کہ لفظ مسیح۔ مسح سے نکلا ہے۔ بمعنے چھونا چونکہ عیسیٰ کے چھونے سے اندھا بینا ہوتا تھا اور ابرص۔ کوڑھی اچھے ہوتے تھے اسواسطے عیسیٰ۔ مسیح کہلایا۔

مگر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنے انگریزی کے اشتہار مسمّی بہ تریاقِ الٰہی اور مریم عیسیٰ ابن۔ توریت۔ انجیل۔ اور قرآن کی تعلیم کے خلاف ایک جھوٹا قصہ ایجاد کر کے مسیح کی وجہ تسمیہ یہہ بتاتے ہیں کہ چونکہ عیسیٰ بہت سفر کرتا تھا۔ اسواسطے اُسکا نام مسیح رکھا گیا۔ اور مرزا صاحب نے اپنا نام مسیح موعود رکھا ہے۔

قرآن کی تفسیروں میں لکھا ہے کہ مسیح کی عمر ۳۳ سال کی ہے۔ ۳۳ برس پہلی دفعہ اس جہان میں رہ گئے ہیں۔ اور ۷ برس دوسری دفعہ قیامت سے پہلے اُتر رہینگے۔ بعضے کہتے ہیں کہ پہلی دفعہ ایکسو بیس برس رہ گئے ہیں۔ مرزا صاحب کو مادرِ ایام نے ۳۳ برس کا جوان مردیا۔ ۱۲۰ برس کا بڈھا نہیں جنا اور نہ ہی وہ اس جہان میں ۷ برس رہکر مر گئے۔

مرزا صاحب کی ایسی ہی دروغگوئیوں سے تو اُنکے ہم مذہب مسلمان بھائی جلکر اُنکو دجّال کا لقب دیتے ہیں۔ خدا۔ مرزا صاحب کو چشم حق بین عطا فرماوے۔ آمین۔

"اور جب وہ (مسیح) زیتون کے پہاڑ پر بیٹھا تھا اُسکے شاگردوں نے خلوت میں اُس پاس آکے کہا۔ ہم سے کہہ کہ یہہ کب ہوگا اور تیرے آنیکا اور زمانیکے آخر ہونیکا نشان کیا ہے۔ تب یسوع نے جواب میں اُنسے کہا خبردار کوئی تمہیں گمراہ نکرے کیونکہ بہتیرے میرے نام پر آوینگے اور کہینگے کہ میں مسیح ہوں اور بہتوں کو گمراہ کرینگے ...... تب اگر کوئی تم سے کہے کہ دیکھو مسیح وہاں یا یہاں ہے تو نہ مانا کیونکہ جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی اُٹھینگے اور ایسے بڑے نشان اور کرامتیں دکھاوینگے کہ اگر ہو سکتا تو وے برگزیدوں کو بھی گمراہ کرتے۔ دیکھو میں تمہیں آگے ہی کہہ چکا۔ پس اگر وے تمہیں کہیں کہ دیکھو وہ جنگل میں ہے تو باہر نہ جائیو یا کہ دیکھو وہ کوٹھری میں ہے تو نہ مانیو کیونکہ جیسے بجلی پورب سے کوندھکے پچھم تک چمکتی ویسا ہی ابنِ آدم کا آنا بھی ہوگا ... اُن دنوں کی مصیبت کے بعد ترت سورج اندھیرا ہو جائیگا اور چاند اپنی روشنی نہ دیگا۔ اور ستارے آسمان سے گر جائینگے اور آسمان کی قوتیں ہل جائینگی۔ تب ابنِ آدم کا نشان آسمان پر ظاہر ہوگا۔ اور اُسوقت زمین کے سارے گھرانے چھاتی پیٹینگے اور ابنِ آدم کو بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ آسمان کی بادلیوں پر آتے دیکھینگے۔ وہ نرسنگے کے بڑے زور کے ساتھ اپنے فرشتوں کو بھیجیگا اور وے اُسکے برگزیدوں کو چاروں طرف سے آسمان کی اُس حد سے اس حد تک جمع کرینگے"

متی کی انجیل ۲۴ باب ۔

آپ کا خادم ۔ ج ۔ صالح

نوٹس

بابا کھیم سنگھہ سوڈھی ایک سکھ گنورٹ نے جو آجکل انگلینڈ میں تعلیم پاتے ہیں اور جو لندن کی خالصہ پریر یونین کے سکرٹری ہیں مجھکو کے۔ پی۔ یو۔ کمیٹی کیطرف سے کچھ روپیہ بھیجا ہے تا کہ پنجاب یونیورسٹی کی قوم سکھ کے گریجویٹس اور انڈر گریجویٹس کے درمیان نئے ترجمہ والی بئبل اور نیا عہدنامہ تقسیم کئے جائیں۔

اگر کسی دوست کو ایسے سکھ صاحب کی خبر ہو جو کلام الٰہی کو لینا چاہتے ہوں اُنکے نام اور مفصل پتہ سے اطلاع بخشیں۔

المشتہر۔ ودھاوا مل سکرٹری کے۔ پی۔ یو پنجاب برانچ ہیروال ڈاکخانہ اٹاری ضلع امرتسر

ضرورت

مشن سکول کانگڑہ کیلئے ایک جونیر ورنیکلر اُستاد کی ضرورت ہے جسکے پاس دوم درجہ کی نارمل سند ہو تنخواہ پندرہ روپیہ ماہوار جسبا سکا جاننا اور اوّل درجہ کی سند رکھنا موجب ترجیح خیال کیا جاویگا۔ امیدوار اپنی اسناد اور انسپکٹروں کی رائونکا ترجمہ ذیل کے پتے پر بھیجیں۔

اے۔ امرناتھ۔ بی۔ اے۔ ہیڈ ماسٹر

ضرورت

نارووال کے مشن سکول کے مڈل ڈیپارٹمنٹ کیلئے ایک اُستاد کی ضرورت ہے۔ جسنے جونیر انگلو ورنیکلر سارٹیفکیٹ حاصل کیا ہو یا ایف۔ اے۔ کا امتحان پاس کیا ہو اُسکو ترجیح دیجائیگی تنخواہ حسب لیاقت دی جاویگی۔ درخواست کرو۔

بنام

پادری سی۔ ایم۔ گاف۔ نارووال ضلع سیالکوٹ

نارتھ ویسٹرن ریلوے

فروخت کے لئے پُرانے لوہے کی ریلیں۔

لمبائی۔ چوڑائی۔ نرخ اور پہنچانیکی شرائط وغیرہ کی نسبت چیف سٹورکیپر این۔ ڈبلیو۔ ریلوے لاہور سے خط و کتابت کرو۔

پادری۔ اے۔ ایچ۔ بونگ صاحب۔ اڈیٹر و منیجر اخبار نور افشاں کیواسطے۔ امریکن مشن پریس۔ لودیانہ میں۔ ایم۔ وائلی۔ کے اہتمام سے چھپا ؛